استاد جی نے سب کو مرغا بنا کے چھوڑا

جُوا میں تُو نے سب کچھ اپنا لٹا کے چھوڑا
اس ہیروئن نے مجھ کو کنگلا بنا کے چھوڑا
بازار میں بھی آکر رفتار کم نہیں ہے
"جو زد پہ تیری آیا اس کو گرا کے چھوڑا"
اپنا اگرچہ سب کچھ برباد ہو گیا ہے
"گردن کشوں کو اکثر نیچا دکھا کے چھوڑا"
بھولے سے بھی کسی سے وہ درگذر نہ کرتے
استاد جی نے سب کو مرغا بنا کے چھوڑا
"اک دسترس سے تیری حالی بچا ہوا تھا"
اس کو بھی بازوؤں کے گھیرے میں لا کے چھوڑا
مغرب کی انجمن کا دستور ہے پرانا
جامِ شراب اس نے سب کو پلا کے چھوڑا
مسجد سے دُور گھر میں بیمار سو رہا تھا
مُلّا کی چیقلش نے اس کو جگا کے چھوڑا
ہر دور میں حکومت اپنی رہی ہے تائب
جس نے بھی سر اٹھایا اس کو بٹھا کے چھوڑا

(پروفیسر محمد اکرام تائب)

☆☆